حدیث نبوی اور جماعتہائے مسلمین سلف

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

(از جناب مولانا عبد الصمد صاحب مبارکپوری حسین آبادی)

ایک زمانہ تھا کہ اللہ اور اس کے رسول کیلئے گردن کٹا دینا اعلیٰ ترین سعادت اور کامیابی سمجھی جاتی تھی قرآن وحدیث کے خلاف لب کشائی کی کسی کو جرأت تو کجا سخت معصیت اور بے ایمانی خیال کی جاتی تھی۔ ناموس اسلام پر جان ومال زبانی ہی نہیں بلکہ عملاً قربان کئے جاتے تھے لیکن افسوس آج یہ جذبہ بہت کم سینوں میں موجزن ہے ہماری پستی اور کمزوری ہے کہ غیر تو غیر خود مدعیان اسلام ملت بیضا یعنی حقیقی اسلام کی بیخ کنی اور بربادی کی سعی کر رہے ہیں سچ تو یہ ہے کہ غیر مسلموں اور عیسائیوں آریوں سے ہمیں اتنا نقصان نہیں پہنچ سکتا جتنا کہ ان مدعیان اسلام سے پہنچنے کا خطرہ واندیشہ ہے اسلئے کہ ہمارے اکثر عوام ان غیر مسلموں کی باتوں کو اولاً تو سنیں گے بہت کم اور سنینگے تو انکا اعتبار نہیں کرینگے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ ہمارے دینی اور مذہبی دشمن ہیں اور اسلام ودین کے معاملہ میں صحیح اور سچ بات کبھی نہیں بیان کر سکتے. یہ لوگ جب خدا پر جھوٹ باندھنے سے نہیں رکے اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو خدا کا بیٹا ٹھہرا دیا (تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیراً) تو ہمارے ساتھ جھوٹ بولنے سے کس طرح اور کب باز رہ سکتے ہیں لیکن یہ نام کے مسلمان منکرین حدیث چونکہ اپنے کو پکا مسلمان ظاہر کرتے ہیں اسلئے عوام کا ان کے مغالطے اور دہوکے میں آجانا بہت ممکن اور قرین قیاس ہے پس مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے لکھا جاتا ہے اگر آخرت کی نجات وفلاح اور جہنم کی آگ سے پناہ اور حفاظت چاہتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ حقیقی اور اصلی اسلام کو سچے طور پر سمجھ کر اسکا دامن مضبوط پکڑ لیں اور ایسا مضبوط ومستحکم پکڑیں کہ " وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ " کے صحیح صحیح مصداق ہوں۔ یعنی تمہاری موت (اور اس دنیا سے رحلت) اسلام ہی پر ہونا چاہیئے۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے پیشتر اسلام میں جتنے برحق اور ہدایت یافتہ طبقے یا گروہ گذرے ہیں وہ قرآن وحدیث دونوں پر عامل اور دونوں پر ایمان رکھنے والے تھے۔ اپنے اپنے معتقدین اور تابعین کو بھی انھوں نے کتاب وسنت کی ہی پیروی کا حکم دیا ہے اور عمر بھر کتاب وسنت سے مسئلے بتلاتے اور اسی کی تعلیم دیتے رہے۔ میرا یہ محض دعویٰ نہیں ہے آپ مسلمانوں کے معتبر اور مقدس گروہوں کو تلاش کیجئے اور ان کے اصلی اور صحیح صحیح حالات معلوم کیجئے آپ پر ثابت ہو جائے گا کہ درحقیقت تمام مقدس اور برگزیدہ لوگ قرآن وسنت دونوں کے قائل وعامل تھے۔ میں آپ کو تفصیل کے ساتھ بتاتا ہوں سنئے!

اور یاد رکھئے کہ فقہا اور صوفیائے کرام اور ائمہ محدثین مفسرین و متکلمین فقراو مشائخ سب کے سب کتاب و سنت کے تبع تھے اور قرآن وحدیث دونوں کو اسلام اور خدا کا دین سمجھتے تھے اور یہی حق و صحیح ہے۔ میں اسوقت محدثین و فقہا مفسرین و متکلمین کی تصریحات کو نظر انداز کرتا ہوں کیونکہ وہ بہت معروف و مشہور ہیں صرف صوفیائے کرام اور اولیا ء خدا کی تصریحات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں پس سنئے! علامہ شیخ ابوسلیمان دارانی مشائخ صوفیہ میں بڑے بلند پایہ جلیل القدر صوفی گذرے ہیں آپ شریعت اسلام کے بڑے پابند تھے۔ آپ فرماتے ہیں انہ لیمر بقلبی النکتۃ من نکت القوم فلا اقبلہا الا بشاھدین الکتاب والسنۃ (فتاوی ابن تیمیہ ص۲۶ ج۱) میرے قلب میں اس قوم (صوفیائے کرام) کے نکات میں سے نکتہ گذرتا ہے مگر میں بلا شہادت کتاب و سنت کے اسکو قبول و تسلیم نہیں کرتا۔"

نیز آپ نے فرمایا ہے لیس لمن الہم شیأ من الخیر ان یفعلہ حتی یسمع فیہ باثر فاذا سمع فیہ باثر کان نورا علی نور (فتاوی ابن تیمیہ ص۲۶ ج۱) کسی شخص کے دل میں کوئی اچھی بات ڈالی جائے تو اسکو جائز نہیں ہے کہ اس پر عمل کرے تاوقتیکہ اس کے بارے میں کوئی حدیث نہ سن لے کیونکہ جب حدیث نبوی سن لیگا تو اس کو نور پر نور حاصل ہوگا

اسی طرح سید الطائفہ حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: "علمنا مقید بالکتاب والسنۃ فمن لم یقرأ القران ویکتب الحدیث لا یصح ان یتکلم فی علمنا (فتاوی مذکورہ ص۲۱۵ ج۱) یعنی ہمارا علم کتاب و سنت کے ساتھ مقید ہے پس جس نے نہ قرآن پڑھا ہو اور نہ حدیث لکھی ہو اسے ہمارے علم میں گفتگو کرنا درست نہیں۔" معلوم ہوا کہ علم تصوف کی جان قرآن وحدیث ہے۔ قرآن وحدیث کا علم حاصل کئے بغیر اس علم میں گفتگو کرنا جرم ہے پس جو حکم اور جو کام کتاب و سنت کے خلاف ہو وہ تصوف کے مخالف اور اس سے خارج ہے اس کا ترک کردینا ضروری ہے اور بہرحال قرآن وحدیث کی پیروی لازم ہے۔"

شیخ علامہ عبداللہ بن سہل تستری مشہور و معروف صوفی فرماتے ہیں۔ کل وجد لا یشھد لہ الکتاب والسنۃ فھو باطل" (حوالہ مذکورہ) ہر وہ وجد جس کی شہادت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نہ ہو وہ باطل ہے۔ نیز شیخ موصوف نے فرمایا ہے "اصول مذھبنا ثلثۃ الاقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاخلاق والافعال والاکل من الحلال واخلاص النیۃ فی جمیع الاعمال (الشفاء للقاضی عیاض ص۱۳ ج۲) یعنی ہمارے مذہب کے تین اصول ہیں (۱) تمام عادات وافعال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا (۲) حلال روزی سے کھانا (۳) تمام اعمال میں نیت کا خالص کرنا (یعنی اللہ کیلئے)۔

اور امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ایک جماعت کے ہمراہ تھا وہ لوگ برہنہ پانی میں اترے اور غسل کیا اور میں نے اس حدیث پر عمل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جو شخص اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں ازار باندھکر داخل ہو اور میں برہنہ نہیں ہوا۔

اسی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے اے احمد خوش ہو جاؤ کہ سنت پر عمل کرنے کے سبب سے اللہ نے آپ کے گناہ بخش دیئے اور تم کو امام بنا دیا۔

امام عبداللہ بن مصعب نے بعض ان اہل کلام وغیرہ کے رد میں جو کتاب وسنت سے دور جا پڑے ہیں کہا ہے۔

ولا تصحبن اخا بدعۃ ولا تسمعن لہ الدھر قیلا
فان مقالتھم کالظلال یوشک افیاؤھا ان تزولا

یعنی کسی بدعتی کی دوستی اور صحبت ہرگز ہرگز نہ کرنا اور نہ کبھی ان کی کوئی بات سننا کیونکہ ان کی باتیں سایہ کی طرح (بے ثبوت وناپائدار) ہوتی ہیں جو بہت جلد ڈھل جاتی (زائل ہو جاتی) ہیں۔

وقد احکم اللہ آیاتہ وکان الرسول علیہ دلیلا
واوضح للمسلمین السبیل فلا تتبعن سواھا سبیلا
(تاویل مختلف الحدیث)

اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں صاف صاف بیان کر دی ہیں اور رسول علیہ السلام اس پر دلیل ہو چکے ہیں اور مسلمانوں کے واسطے راستہ کو واضح فرما دیا ہے پس اس کے سوا اور راہ کی پیروی ہرگز نہ کرے۔

حضرت شیخ فضیل بن عیاض ابو عبدالرحمن سلمی ابوالقاسم قشیری ابو عثمان حیری جنید شبلی سمنون، شیخ عبدالقادر جیلانی ابراہیم ادہم شیخ محی الدین ابن عربی حضرت حسن بصری اویس قرنی وغیرہم رحمہم اللہ تمام بڑے بڑے صوفیا رکرام کا مذہب ومسلک قرآن وحدیث تھا اور سب کتاب وسنت کے متبع تھے اور تمام لوگوں کے سر کتاب وسنت کے آگے بے چون وچرا خم ہوتے تھے حدیث صحیح ملنے کے بعد سرمو اس سے تجاوز روا نہیں جانتے تھے۔ اسی کو کسی عارف نے نظم میں کہا ہے ؎

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے دُردانۂ درج مصطفیٰ ہے
صوفی وعالم وحکیم دینی کرتے رہے اسی کی خوشہ چینی
بابا کے ہاں سے کون لایا جس نے پایا یہیں سے پایا
اس در کا اک گدا ہے گو غوث وقطب وامام مقتدا ہے

شیخ شہاب الدین بن داود منزلاوی ایک بزرگ صوفی تھے جو کتاب وسنت پر عامل تھے یہ فرمایا کرتے تھے جو کوئی حدیثوں کو یاد کرنا چاہے اسکو چاہیئے کہ عامل بالحدیث ہو جائے کیونکہ وہ سنت اس کے پاس مقید ہو جائے گی اور یہ اسکو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔

شیخ عبداللہ صوری صوفیہ عظام سے ہیں فرماتے تھے "من تھاون بالسنن ابتلی بالبدع" یعنی جو شخص سنتوں (حدیثوں) پر عمل کرنے میں سستی کرتا ہے وہ بدعت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ حسن بن علی جورجانی اکابر مشائخ سے تھے یہ فرماتے

تھے کہ اللہ تک پہنچنے کا صحیح راستہ اتباع سنت ہے قولاً و فعلاً و عزماً و قصداً و نیتہً اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان تطیعوہ تھتدوا (پ س نور) کسی نے پوچھا اتباع سنت کا راستہ کیا ہے فرمایا بدعات سے دور رہنا اور ان سب امور کا اتباع کرنا جس پر صدر اول کے علماء اسلام تھے۔

شیخ عدی بن مسافر اموئیؒ طریقہ تصوف کے ایک رکن اور بڑے جید و بلند رتبہ عالم تھے فرماتے تھے جس کسی میں ادنی بدعت ہو اس کے پاس نہ بیٹھو کہیں اس کی نحوست تم میں نہ اثر کر جائے اگرچہ ایک زمانہ کے بعد ہو، نیز فرماتے تھے کسی سے کرامات اور خرق عادات امور صادر ہوتے دیکھو تو اس سے دھوکا نہ کھاؤ (اس کے ولی اللہ ہونیکے معتقد نہ ہو جاؤ) جب تک تم اس کو امر و نہی کا پابند نہ دیکھ لو"

ان عبارات و اقوال کے نقل کرنے سے مقصد یہ ہے کہ اہل اسلام کے تمام طبقات اور جمیع طوائف میں حدیث نبوی مقبول و معمول بہ ہے کسی معتبر اور معتد بہ طبقہ نے حدیث کا انکار نہیں کیا ہے۔ اہل حدیث فقہا اہل تفسیر اہل تصوف قرآء اور مشائخ اور اہل کلام غرض تمام طائفہ نے حدیث کی پیروی اور اتباع سنت کو دین و ایمان اور رشد و ہدایت یقین کیا ہے اور ترک حدیث و انکار و مخالفت سنت کو بے دینی اور کفر و ضلالت ٹھہرایا ہے۔ ان اقوال سے حدیث کی اہمیت و رفعت شان عیاں ہے اور یہ اقوال شہادت علی المدعا (قبولیت و حجیت حدیث) کیلئے کافی اور وافی ہیں ورنہ اس قسم کے اقوال اسقدر کثرت سے موجود ہیں کہ ان کیلئے ایک دفتر عظیم بھی ناکافی ہے۔ جب حقیقت یہ ہے تو ایک طالب حق اور سالک راہ فلاح و نجات اور حقیقی پیرو اسلام کیلئے لازم و واجب ہے کہ اسلام کی حقیقی راہ و طریق کی معرفت حاصل کر کے منزل مقصود کی جانب گامزن ہو کہ راہ اسلام تو باقی ہے مگر اس راہ کے آثار و علامات اور نشانات و ارکان پر حجاب ڈالدیئے گئے ہیں اور ان کے محو اور ناپید کرنے کیلئے پیہم کوشش و سعی جاری ہے۔ پس بلاشک و شبہ راستی اور سلامتی کا بے خطر راستہ اور وصول الی المقصود کا پر امن طریق وہی ہے اور ہو سکتا ہے جس پر کہ ہمارے اسلاف اور جملہ ارباب علم و ہدایت و اصحاب نقل و روایت علما و فقہا مشائخ و فقراء صوفیہ اور متکلمین اور دیگر تمام طوائف اسلامیہ سلوک پذیر تھے۔ اس سے اعراض و انحراف کرنا یقیناً ناکامی اور گمراہی کے گڑھے میں گرنا اور ہلاک و برباد ہونا ہے۔

(باقی)